خواب اور تعبیر
تالیف
محمد اختر صدیق
مکتبہ اسلامیہ

خواب اور تعبیر
تالیف
محمد اختر صدیق
مکتبہ اسلامیہ

حصہ دوم

عرضِ مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ...... أَمَّا بَعْدُ.

ہمارے ہاں خوابوں کے متعلق عجیب وغریب نظریہ پایا جاتا ہے، جہاں کچھ لوگ خوابوں کو قطعاً بے وقعت اور بے فائدہ خیال کرتے ہیں وہاں کچھ لوگ خوابوں کو اس عقیدت سے تسلیم کرتے ہیں گویا کہ یہ آسمانی حکم ہے جس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر آپ بعض کتب کا مطالعہ کریں جن کو لوگ مذہبی عقیدت واحترام سے دلیل کا درجہ دیے بیٹھے ہیں تو وہ حقیقت میں شرعی دلائل سے بالکل خالی اور فقط ''خوابوں کا جزیرہ'' محسوس ہوتی ہیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں لوگوں نے اپنے اپنے مسائل اور موقف کی بنیاد خوابوں کو بنایا ہوا ہے اس کے برعکس کچھ لوگ خوابوں کی حقیقت کا ہی انکار کرتے ہیں۔

درحقیقت خواب اگر خواب کی حیثیت سے بعض شروط کے ساتھ ثابت بھی ہو جائیں تو اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتے کہ ہم انہیں دلیل بنا کر ان پر عمل شروع کر دیں چہ جائیکہ یہ شروط ثابت ہی نہ ہوں۔

الغرض ہم نے چند گزارشات میں خوابوں کے متعلق شرعی رہنمائی یعنی خوابوں کے آداب ومسائل اور احکام کو مختصر انداز میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے اور مندرجہ ذیل نکات کے تحت اس کتابچہ کو مرتب کیا ہے۔

1. ہم نے اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا حصہ عام لوگوں کے لیے ہے جس میں خواب کے آداب اقسام اور شرعی

رہنمائی کا ذکر ہے جبکہ دوسرا حصہ ان لوگوں کے لیے ہے جو علمی بحث سے دلچسپی رکھتے ہیں۔

2. اچھے اور بہترین خواب کے اسباب، برے خواب کی وجوہات اور ان کے آداب کا تذکرہ ہے۔
3. کیا اللہ تعالیٰ کو خواب میں دیکھا جاسکتا ہے؟
4. نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنا کیسا ہے؟ اس کا ذکر بھی موجود ہے۔
5. خوابوں کی تعبیر کا بیان بھی شامل ہے۔
6. ایک وقت میں مختلف تعبیروں کا انجامِ خواب پر کیا اثر ہے؟

ہم تمام قارئین کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ اگر کتابچہ میں کوئی غلطی یا خلاف حقیقت بات دیکھیں تو ہمیں ضرور مطلع کریں۔ ان شاء اللہ شکریہ کے ساتھ اصلاح کی کوشش کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتابچہ کو راقم الحروف، میرے والدین، اساتذہ کرام اور اس کے ناشر مدیر مکتبہ اسلامیہ کے لیے ذخیرہ آخرت بنائے۔

آمین۔ ثم آمین

محمد اختر صدیق

خواب اور شرعی رہنمائی

روز مرہ زندگی میں ہر انسان کو خوابوں سے واسطہ رہتا ہے، جہاں انسان بہترین خواب دیکھ کر خوش ہوتا ہے وہاں ناپسندیدہ خواب دیکھ کر پریشان بھی ہوجاتا ہے۔ خوابوں سے متعلق مناسب شرعی رہنمائی سے عدم واقفیت کی بنا پر لوگ فقط نیند میں نظر آنے والے واقعات کو دیکھ کر عجیب وغریب افعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ اگر وہ نیند میں کوئی خوفناک منظر دیکھتے ہیں تو لامحالہ ایسی پریشان کن صورت حال سے خوفزدہ ہوجاتے ہیں اور عام زندگی میں اس کے اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کرتے ہیں اور اگر وہ خواب میں بہترین اور خوبصورت منظر ملاحظہ کرتے ہیں تو بسا اوقات وہ خودساختہ عقائد واعمال کی عمارت بنانے کی غلطی کر بیٹھتے ہیں۔ ہماری شریعت ہمہ گیر، مکمل اور فطرت کے عین مطابق ہے اس میں دیگر احکام ومسائل کی طرح خوابوں کے متعلق بھی مکمل تفصیل بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ ہم قارئین کی خدمت میں پیش کررہے ہیں کیونکہ ہر خاص وعام کی زندگی میں خواب جزو لاینفک کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ہم اپنی گزارشات کو دو حصوں میں تقسیم کررہے ہیں۔ پہلا حصہ عام آدمی کے لیے خوابوں کے آداب، مسائل وفضائل پر مشتمل ہے جبکہ دوسرے حصہ میں آسان انداز کے ساتھ علمی بحث ذکر کی گئی ہے جس میں خوابوں کی شرعی حیثیت کا جائزہ لیا گیا ہے۔

حصہ اول

خواب کے آداب ومسائل

یہ بات ذہن نشین رہے کہ اچھا اور برا خواب دیکھنے میں انسان کے ذاتی حالات، ذریعہ معاش، سوچ وتفکیر، حالت بیداری میں پیش آمدہ حالات وواقعات، ذہنی وقلبی رجحانات اور صحت ومرض کا بنیادی عمل دخل ہے، اگرچہ ماہیت کے لحاظ سے خوابوں کو تین تقسیمات میں بانٹا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حدیث کی روشنی میں خوابوں کی اقسام

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔

1. اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت
2. حدیث النفس یعنی نفسانی خیالات (پراگندہ خیال)
3. شیطان کی طرف سے دراندازی [1]

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خوابوں کی تقسیم

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ خوابوں کی تعبیر کے بلند پایہ عالم اور ماہر عالم دین تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو علم کی دولت سے خوب نوازا تھا جب کہ تعبیر کے سلسلہ میں وہ مرجع خلائق تھے۔ ان کے قول کے مطابق خواب دو طرح کے ہوتے ہیں۔

1. خواب حُکم: یہ خواب درست ہوتا ہے اور اس کی کچھ نہ کچھ اہمیت بھی ہے۔
2. اضغاث واحلام: یہ پراگندہ خیال اور پریشان کن خواب ہوتا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث: ۵۹۰۵۔

اضغاث گھاس کے کھلے مٹھوں کو کہتے ہیں۔ انہوں نے اضغاث کی مزید تین قسمیں بیان کی ہیں۔

(ا) غلبہ طبیعت اور خواہشیں (ب) نمائش شیطانی
(ج) نفسانی باتیں

وہ فرماتے ہیں کہ یہ تینوں خواب ردّی اور بے کار ہیں۔ [1] گویا کہ انہوں نے حدیث مبارکہ میں کی گئی تقسیم میں سے دوسری اور تیسری قسم دونوں کو بے اہمیت ہونے کے لحاظ سے ایک ہی شمار کیا ہے۔

نیک آدمی کا بہترین خواب

نیک، صالح، پابند صوم وصلاۃ اور کتاب وسنت کے مطابق زندگی گزارنے والے شخص کا سچا خواب مالک کائنات کی طرف سے بشارت کا درجہ رکھتا ہے تاکہ اس کا عقیدہ اور یقین رب ذوالجلال پر مزید پختہ ہو جائے اور یہ خوشخبری اللہ تعالیٰ کے شکر میں زیادتی کا باعث بن سکے۔ میں نے لفظ ''سچا خواب'' اس لیے استعمال کیا ہے کہ صالح آدمی کے بعض خواب ایسے بھی ہو سکتے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث میں یہ تقسیم بیان ہو چکی ہے۔ متقی آدمی کے سچے خواب کی حیثیت مندرجہ ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے۔

1. سچے اور بہترین خواب کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ [2]
2. یہ خواب مالک کائنات کی طرف سے بشارت ہے۔ [3]

---

[1] کتاب الرؤیا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ص: ۳۱۔
[2] بخاری؛ مسلم، کتاب الرؤیا حدیث: ۵۸۹۷۔
[3] صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب مبشرات، حدیث: ۶۹۹۵۔

3 نیک آدمی کا خواب، نبوت کا چھیالیسواں جز ہے۔ [1]

4 سچا خواب، انسان کی راست گوئی کی دلیل ہے۔ [2]

بالا نکات میں تیسرے اور چوتھے نکتہ کی مزید وضاحت دوسرے حصہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

خواب اور لوگوں کے درجات

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے خوابوں کی نسبت لوگوں کو مختلف درجات میں تقسیم کیا ہے۔

1 انبیا علیہم السلام: انبیا کے تمام خواب سچے اور حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں، اگرچہ ان کے چند خواب تعبیر کے بھی محتاج ہوتے ہیں۔

2 صلحا: ان کے خوابوں میں سچائی اور حقیقت کا پہلو غالب ہوتا ہے۔

3 عام لوگ: ان کے خواب سچے اور جھوٹے (پراگندہ خیالات) دونوں قسم کے ہوتے ہیں، اس لحاظ سے ان کی مزید تین قسمیں ہیں۔

(ا) وہ لوگ جو اپنی زندگی میں نیکیوں کا اہتمام کرتے ہیں اور ان سے غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہیں ایسے لوگوں کے اکثر خواب غیر واضح ہوتے ہیں۔

(ب) وہ لوگ جو بلا خوف وخطر چھوٹے بڑے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں ان کے خواب عام طور پر پریشان کن اور عجیب وغریب ہوتے ہیں۔

(ج) کفار اور بے دین لوگوں کے خواب اکثر غلط اور جھوٹے ہوتے ہیں اور ان میں

1 صحیح بخاری: کتاب التفسیر باب الرؤیا الصالحه جزء من ستة وأربعين جزأ من النبوة، ٦٩٨٩۔

2 صحیح مسلم، کتاب الرؤیا حدیث: ٥٩٠٥۔

سچائی کا پہلو انتہائی کم ہوتا ہے۔ [1]

اچھا خواب دیکھنے کے آداب

جو انسان بہترین خوش کن اور پسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ مندرجہ ذیل تعلیمات پر عمل کرے۔

1 اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے۔

2 یہ خوشخبری دوسروں کو بھی سنائے۔

3 فرحت ومسرت کا اظہار کرے۔

4 بہتر یہ ہے کہ یہ خواب اپنے کسی دوست اور خیر خواہ کو ہی سنائے عام لوگوں کو نہ بتائے۔ سرور کونین ﷺ فرماتے ہیں۔

((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللهِ فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَلْيُحَدِّثْ بِهَا......)) [2]

''اگر تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے (بشارت ہے) اسے چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے اور اس کو بیان کرے۔''

دوسری جگہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

''خواب کسی عالم یا خیر خواہ کو ہی بیان کرے۔'' [3]

اچھے خواب کے اسباب

1 فتح الباری: ١٥/ ٤٤٩۔

2 صحیح بخاری، کتاب التعبیر باب الرؤیا من الله، حدیث: ٦٩٥٨۔

3 جامع ترمذی، باب ماجاء فی تعبیر الرؤیاء حدیث: ٢٢٧٨۔

سچا اور بہترین خواب انسان کے لیے فرحت و سرور کا باعث ہے۔ کتب شروحاتِ حدیث میں پسندیدہ خواب سے متعلقہ احادیث مبارکہ کی تشریح میں اس کے کئی اسباب بیان کیے گئے ہیں، چند کا تذکرہ درج ذیل ہے۔

① راست گوئی: انسان اگر اپنے اقوال و افعال میں سچائی کو اپنائے ہوئے ہو تو بہترین خواب دیکھتا ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((وأَصْدَقُهُمْ رُؤيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا)) [1]

''سب سے زیادہ راست باز انسان کا خواب بھی سب سے سچا ہوتا ہے۔''

② نیکیوں کا اہتمام: امام مہلب فرماتے ہیں کہ الرؤیا حسنۃ سے مراد نیک لوگوں کے خواب ہیں اگرچہ بعض دفعہ ان کے خواب بھی پراگندہ خیالات کا مجموعہ ہو سکتے ہیں۔ [2]

③ حلال کمائی: اگر انسان کسب معاش کے لیے حلال اور جائز طریقے اپناتا اور پاکیزہ رزق کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے تو جہاں یہ عمل انتہائی فضیلت کا حامل ہے وہاں اچھے اور بہترین خوابوں کا ذریعہ بھی ہے۔ ایسے آدمی کے اکثر خواب سچے اور پسندیدہ ہوتے ہیں۔ [3]

بُرے خواب کے آداب

اگرچہ ہر خواب کی پیدائش اور رؤیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہوتی ہے مگر بہرحال بُرے خواب کا سبب شیطان کی دراندازی ہے۔ ابلیس حسب ڈیوٹی لوگوں کو پریشان اور غمگین کرنے کے لیے اس قسم کے تصرفات سے کام لیتا ہے اگر انسان کے

[1] جامع ترمذی، باب ما جاء فی رؤیا النبی ﷺ فی المیزان والدلو: ۲۲۹۰۔
[2] فتح الباری، ۱۵/ ۴۴۹۔ [3] تعبیر الرؤیا ابن سیرین، ص:۴۔

ساتھ ایسا حادثہ پیش آجائے یعنی وہ بُرا خواب دیکھے تو اس کو چاہیے کہ فوراً ان ہدایات پر عمل کرے۔

1. تین دفعہ بائیں طرف تھوک دے۔
2. شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے۔
3. اپنا پہلو فوراً بدل لے۔
4. یہ خواب کسی کو بیان نہ کرے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہیے کہ تین دفعہ بائیں طرف تھوک دے۔ شیطان اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرے اور یہ خواب کسی سے بیان نہ کرے پس اس (عمل) سے یہ خواب اس کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا۔ [1]

5. دو رکعت نماز ادا کرے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ (مذکورہ چار ہدایت پر عمل کے ساتھ ساتھ) نماز بھی ادا کرے۔ [2]

بُرے خواب کی وجوہات

شروحات حدیث اور خواب کی شرعی رہنمائی سے متعلقہ کتب کی روشنی میں ہم بُرے خواب کے اسباب مندرجہ ذیل نکات کی صورت میں بیان کر سکتے ہیں:

① دروغ گوئی: وہ انسان جو اپنی گفتگو میں ہمیشہ جھوٹ، مکاری اور دغابازی سے کام لیتا ہے، وہ عہد شکن ہے اور غلیظ زبان استعمال کرتا ہے اس کو ہمیشہ بُرے اور شیطانی خوابوں سے واسطہ رہتا ہے۔ نیند میں ڈرنا اور حواس باختہ ہو جانا اس کا معمول بن جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''راست گو انسان کے خواب سچے اور بہترین

[1] صحیح مسلم، کتاب الرؤیا: ۵۹۰۳۔ [2] صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، ۵۹۰۵۔

ہوتے ہیں۔'' [1]

② **حرام کمائی:** دن رات حرام رزق کے لقمے اپنے پیٹ میں اتارنے والا اور حلال وحرام کی تمیز کیے بغیر روزی کمانے والا انسان بھی شیطانی دراندازی کا نشانہ بنا رہتا ہے۔ بُرے اور شیطانی خواب اس کی نیند میں بڑی آسانی سے در آتے ہیں کیونکہ حرام روزی بھی بُرے خوابوں کا سبب بنتی ہے۔ [2]

③ **گناہوں کا ارتکاب:** اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا نافرمان، گناہوں کی سیاہ اور عمیق دلدل میں گرا ہوا انسان بھی شیطانی خوابوں کی آماج گاہ بنا رہتا ہے۔ [3]

خواب کس سے بیان کیا جائے؟

بعض لوگ جب کوئی پریشان کن خواب دیکھتے ہیں تو ہر خاص وعام سے اس کا تذکرہ کرتے ہیں کہ شاید کہیں سے کوئی اچھی بات اور اس واقعہ کے بارے میں کچھ مفید معلومات حاصل ہو سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پریشان کن خواب حتی الامکان کسی سے بیان نہ کیا جائے اور حدیث میں موجود تمام ہدایات پر فوری عمل کیا جائے تاکہ کسی قسم کے نقصان سے بچا جا سکے۔ دراصل ایسا خواب بیان کرنے کی ممانعت اس لیے آئی ہے کہ خواب عمومی طور پر تعبیر کرنے والے کی تشریح کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔ اس لیے ایسا خواب کسی سے بیان نہ کرنا ہی بہتر ہے۔ اس کے باوجود اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ شرعی رہنمائی کے لیے اپنا خواب کسی نہ کسی سے ضرور بیان کرے تو پھر ہر کسی کو بتانے کی بجائے مندرجہ ذیل افراد سے بیان کرنا چاہیے۔

① **ماہر تعبیر عالم دین:** جو اس خواب کی مناسب اور بہترین تعبیر کر سکے اور پھر اس

[1] صحیح مسلم، کتاب الرؤیا: ۵۹۰۵۔

[2] تعبیر الرؤیا ابن سیرین، ص:٤۔ [3] تعبیر الرؤیا ص:٤۔

کی بتائی ہوئی ہدایات پر عمل کیا جائے۔

② **قریبی دوست:** جو اس خواب کے پیش نظر انسان کی حوصلہ افزائی اور ڈھارس بندھا سکے۔

③ **خیر خواہ:** ایسا شخص جس کو انسان اپنا بہترین خیر خواہ تصور کرے اس سے بھی ایسا خواب بیان کیا جا سکتا ہے۔

البتہ بہترین خواب، عالم، دوست اور خیر خواہ رشتہ داروں سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''خواب کسی زیرک عالم یا دوست (خیر خواہ) کو ہی بیان کیا جائے۔'' [1]

خواب اور تعبیر کا تعلق

خواب اور تعبیر کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کی مثال کچھ یوں بیان فرمائی ہے کہ جیسے کوئی پرندہ اپنا ایک پاؤں اٹھا کر کھڑا ہو اور کسی بھی لمحے اس کو نیچے رکھ دے۔ (اس عمل میں کوئی دیر نہیں لگتی) بالکل اسی طرح خواب تعبیر کرنے والے کی تشریح کے مطابق فوراً واقع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ بعض علما نے اس حدیث اور اس مفہوم کی دیگر احادیث میں ضعف ثابت کیا ہے لیکن بہر حال خواب اور تعبیر کا آپس میں انتہائی پختہ تعلق ہے۔ ظاہر یہ ہوتا ہے کہ انسان اپنا خواب خصوصاً جبکہ وہ ناپسندیدہ ہو کسی کو بیان کرنے کی غلطی نہ کرے مبادا کہ وہ کوئی غلط بات کر کے انسان کی پریشانی میں اضافہ کا باعث بن جائے۔ اس لیے خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ ماہر تعبیر عالم دین سے ہی خواب کا تذکرہ کرے اور اس کی بیان کردہ رہنمائی پر عمل کرے۔

[1] جامع ترمذی، باب ماجاء فی تعبیر الرؤیا ۲۲۷۸۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر مختلف علما اور ماہرین تعبیر ایک ہی خواب سن کر اس کی الگ الگ تعبیریں بیان کر دیں جو ایک دوسری سے مطابقت نہ رکھتی ہوں تو کس کی تعبیر واقع ہوگی، اس کا جواب دوسرے حصہ میں ملاحظہ فرمائیے۔

خوابوں کی تعبیر اور ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ

امت اسلامیہ میں لاکھوں علما ایسے گزرے ہیں جو فن تعبیر میں انتہائی ماہر تھے لیکن امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ ایسی شخصیت ہیں جن کی ذات میں علمی خزانہ کے ساتھ ساتھ تعبیر خواب کا ایسا غیر معمولی جوہر ودیعت کیا گیا تھا کہ کوئی دوسرا نام قریب قریب نظر نہیں آتا ہے۔ آپ کی حیات میں عوام الناس کا یہ معمول تھا کہ جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھتا کہ علما و صلحاءِ وقت اس کی تعبیر سے قاصر رہتے تو آخر کار محمد بن سیرین کی خدمت میں ہی حاضری دیتا۔ آپ کی بیان کردہ تعبیر اتنی اٹل ہوتی کہ اس کا مشاہدہ کرنے والے انگشت بدنداں رہ جاتے۔ اس بات کا تذکرہ ضروری سمجھتا ہوں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ صحابی رسول ﷺ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ اور ان کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ وہ ایک لمبی مدت سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے (Private Secretary) کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہے کہ تمام عمر خدمت گزاری میں صرف کرنے کے باوجود وہ آسمان علم و عمل پر عموماً اور تعبیر خواب پر خصوصاً آفتاب بن کر چمکے ان کے بعد جتنے لوگ بھی فن تعبیر میں مشہور ہوئے سب کے سب چشمہ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے پانی بھرتے ہوئے نظر آئے ہیں۔ ان کی بیان کردہ تعبیرات کا قابل ذکر سرمایہ کتاب (تعبیر الرؤیا) میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

کن لوگوں سے تعبیر کروانا منع ہے؟

تعبیر الرؤیا کے مؤلف نے بعض سلف سے یہ بات نقل کی ہے کہ مندرجہ ذیل لوگوں سے ہرگز تعبیر نہ پوچھی جائے۔

1. بے دین لوگ: کیونکہ تعبیر ایک مقدس اور انتہائی خاص علم ہے اس لیے یہ فقط نیک اور بابرکت لوگوں سے پوچھی جائے۔
2. عورتیں: تعبیر خواب میں عقل و دانش اور انتہائی سمجھ بوجھ درکار ہے جبکہ عام عورتیں فرمان نبوی ﷺ کے مطابق ناقص العقل ہیں، اس لیے عورت سے قطعاً تعبیر نہ پوچھی جائے مگر یہ کہ کوئی خاص عورت، دانا، عقلمند اور تعبیر کی ماہر ہو۔
3. جہلا: تعبیر میں مہارت کے لیے انسان کو دیگر شرعی علوم میں دسترس حاصل ہونا لازمی ہے اس لیے کسی ایسے انسان سے تعبیر نہ پوچھی جائے جو شرعی علوم سے نابلد ہو چاہے دنیاوی علوم میں P.H.D کیے ہوئے ہو۔
4. دشمن: دشمن کی ہر بات خیر و برکت سے خالی اور شر سے بھرپور ہوتی ہے اس لیے کسی دشمن سے تعبیر پوچھنا نقصان سے خالی نہ ہوگا۔ [1]

بعض خوابوں کی تعبیر کا تذکرہ

درج ذیل سطور میں ہم چند خوابوں کی تعبیر کا تذکرہ کرنا چاہیں گے جسکی تفصیل کتب احادیث اور اقوال علما سے ثابت ہوتی ہے۔

1. خواب میں دودھ دیکھنا، حصول علم کی علامت ہے۔
2. قمیص، لباس اور ستر دینداری کی علامت ہے۔

---

[1] کتاب الرؤیا : ص ۱۷، ۱۸۔

3. پانی کا چشمہ دیکھنا مرنے کے بعد ثواب جاری رہنے کی علامت ہے۔
4. کسی چیز کو پھونک مار کر اڑانا دشمن کو شکست دینے کا اشارہ ہے۔
5. تلوار لہرانا فتح یابی کی علامت ہے۔
6. جنت دیکھنا، صالح ہونے کی علامت ہے۔
7. جہنم کی آگ دیکھنے والا گناہ گار ہے اسے چاہیے کہ نیکی کا اہتمام کرے۔ [1]
8. ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک خواب میں ''کوا'' دیکھنے والا بے دین اور جھوٹا ہے۔ [2]
9. خواب میں پرندہ سفر کی اخروٹ کا درخت مالداری اور بدخوئی کی علامت ہے۔ [3]
10. خواب میں قرآن مجید کی تلاوت یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا نیک سیرت اور کامیاب انسان ہے۔ [4]

اس مقام پر دو واقعات کا مزید تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جن میں سے ایک یہ ہے کہ استاد محترم فضیلۃ الشیخ حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ، اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پہ قائم رکھے، ہمیں صحیح بخاری پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی نے آ کر پوچھا۔ حافظ صاحب میں نے خواب میں سانپ دیکھا ہے اور یہ خواب میں بار بار دیکھ رہا ہوں۔

حافظ صاحب نے آہستہ سا جواب دیا کہ اگر تمہاری روزی حرام ہے تو حلال روزی کمانے کا بندوبست کرو اور اگر روزی حلال ہے تو زکوٰۃ دیا کرو اور ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات کا بھی اہتمام کرو۔

[1] دیکھیے یہ تمام تعبیرات صحیح بخاری: كتاب التعبير، متفرق ابواب۔
[2] كتاب الرؤيا ابن سيرين: ص٣١٦۔ [3] كتاب الرؤيا ابن سيرين: ص٤٨۔
[4] كتاب الرؤيا ابن سيرين: ص٤٨۔

دوسرا واقعہ انتہائی مشفق استاد، فضیلۃ الشیخ عبدالرشید خلیق حفظہ اللہ سے منسوب ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی خلیقی عاطفیت کا سایہ اور ان کا دست شفقت ہم جیسے ناتواں اور کم علم طالب علموں کے سروں پر قائم ودائم رکھے۔ آمین

عربی فاضل کی تیاری میں استاد محترم نے ہمیں خوب محنت کروائی حتیٰ کہ تمام طلبا کو کتابیں بھی خود ہی خرید کر دیں۔ دوران تیاری حسب معمول انہوں نے ہمیں اردو کا ایک پیرہ لکھوایا کہ کل تمام طلبا اپنی استعداد کے مطابق اس کا عربی ترجمہ کر کے لائیں۔ اگلے دن آپ بڑی شفقت کے ساتھ تمام طلبا کا کام چیک کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ اصلاح بھی فرما رہے تھے کہ ایک طالب علم ''جس کا نام ذکر کرنا مناسب نہیں'' کا ترجمہ دیکھ کر فرمانے لگے اگر تو (طالب کا نام لیا) ہے تو یہ ترجمہ تیرا نہیں اور اگر ترجمہ تو نے ہی کیا ہے تو پھر تو (طالب علم کا نام لیا) نہیں ہے۔ ہم تمام طلبا حیرت سے شیخ محترم کی طرف دیکھنے لگے۔ آپ نے اس موقع پر تعبیر خواب سے متعلق ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لطیفہ ذکر فرمایا جس سے پوری کلاس کشت زعفران بن گئی۔

وہ فرمانے لگے ہارون الرشید وقت کا حکمران تھا۔ اس کی بیوی زبیدہ نے خواب دیکھا کہ حجاج کرام، تمام لوگ، جانور، چرند پرند اور حشرات اس کے ساتھ برائی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ وہ بہت پریشان ہوئی۔ صبح اپنی خادمہ کو ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا کہ جاؤ اس خواب کی تعبیر پوچھ کر آؤ لیکن انہیں یہ نہ بتانا کہ یہ خواب ملکہ نے دیکھا ہے، خادمہ نے ایسا ہی کیا۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے سر سے پاؤں تک خادمہ کو دیکھا اور یوں گویا ہوئے۔

''اگر تو خادمہ ہے تو یہ خواب تو نے نہیں دیکھا اور اگر خواب تو نے دیکھا ہے تو پھر تو خادمہ نہیں ہو سکتی۔''

خادمہ نے تمام صورت حال ملکہ زبیدہ کی خدمت میں عرض کر دی۔ ملکہ نے دوبارہ خادمہ کو بھیجا کہ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو کہو کہ یہ خواب ملکہ نے دیکھا ہے۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"ملکہ زبیدہ کوئی ایسا کام کرے گی جس سے حجاج، عام لوگ، چرند پرند وغیرہ سب فائدہ حاصل کریں گے۔"

اس کی تعبیر یوں ظاہر ہوئی کہ ملکہ زبیدہ نے دیکھا کہ میدان عرفات میں حجاج کو پینے کا پانی میسر نہیں جب کہ شدید گرمی میں پیاس برداشت کرنا ہی ممکن نہیں۔ اس نے بغداد سے ایک نہر بنوائی جو مختلف مقامات سے ہوتی ہوئی میدان عرفات میں آکر ختم ہوتی تھی جس سے لوگ اور جانور پانی پیا کرتے تھے۔"

یہ نہر دنیا کے عجائب میں سے ایک عجوبہ ہے جو ریگستان، پہاڑوں کی اونچائی، اور وادیوں کی گہرائی سے ہوتی ہوئی میدان عرفات پہنچتی تھی۔ آج بھی اس کے نشانات "جبل رحمت" کے دامن میں چھوٹے سے تالاب اور مزدلفہ اور عرفات کے پہاڑوں کے ساتھ چھوٹی سی نہر کی شکل میں دیکھے جاسکتے ہیں۔"

مزید خوابوں کی تعبیر کے لیے دیکھیے کتاب الرؤیا ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ۔

وہ خواب جن کی تعبیر نہیں کی جاتی

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں خواب پر ذاتی حالات کا گہرا اثر ہوتا ہے، اسی طرح انسان کی خوراک، طبعی حالات بھی خواب پر اثر انداز ہوتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ کتاب الرؤیا کے مؤلف نے ص نمبر ۳۸ پر اس بات کی وضاحت کی ہے کہ بعض خواب ایسے ہوتے ہیں جس کی کچھ حقیقت نہیں بلکہ ان کا براہ راست تعلق انسان

کی خوراک سے ہے۔ اس لیے تعبیر کرنے والے پر لازم ہے کہ مندرجہ بالا باتوں پر غور کرے اور ہر ایک خواب کے متعلق اچھی طرح پوچھ گچھ کرے اور یہ بھی پوچھے کہ اس نے کل کیا کھایا تھا یا اس کی عموماً خوراک کیا ہے۔ مثلاً

1. گوشت، مٹھائیاں وغیرہ کھانے والا اگر نیند میں آواز، رنگ و رنگ اور اس کے مشابہ اشیاء سنے یا دیکھے تو یہ غلبہ خون کی وجہ سے ہوگا اس کی کچھ حقیقت نہیں ہے۔
2. اگر بلغمی طبیعت والا خواب میں برف، بارش وغیرہ دیکھے تو یہ اس کی خوراک دودھ، لسی، وغیرہ کی وجہ سے ہوگا اس کی حقیقت بھی کچھ نہیں ہے۔
3. اگر خواب میں دیکھا کہ پیشاب کر رہا ہے تو حقیقتاً بستر پر پیشاب کے نشانات ہیں تو یہ غلبہ پیشاب کی وجہ سے تھا اور اس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

خواب اور برعکس تعبیر

بعض دفعہ انسان ایسا خواب دیکھتا ہے جس کی تعبیر حقیقت میں الٹ ہوتی ہے اس لیے کوئی فیصلہ کرنے سے پہلے ماہر عالم معبر سے رابطہ کرنا ضروری ہے۔ [1]

کیا خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا جا سکتا ہے؟

اکثر اہل علم کے قول کے مطابق کسی آدمی کے لیے یہ دعویٰ کرنا محال ہے کہ اس نے خواب میں رب کائنات کی زیارت کی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے دیکھا نہیں ہے اور باری تعالیٰ تمام تر تشبیہات سے بالا ہے۔

البتہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہل تعبیر بہر حال اس بات کے قائل ہیں اللہ جل شانہ کا دیدار خواب کی حالت میں ممکن ہے۔ مگر اس کی تعبیر قوم کے سردار،

[1] کتاب الرؤیا ابن سیرین ص: ۵۲۔

بادشاہ، والد یا رئیس قبیلہ وغیرہ سے کی جائے گی۔ ❶

نبی ﷺ کو خواب میں دیکھنا

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے کئی ایک احادیث میں اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے دیکھا۔ ہادی کائنات ﷺ کے فرامین کی روشنی میں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ جس طرح آپ ﷺ دنیا میں شیطانی تصرفات سے بالکل محفوظ تھے اسی طرح دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد آپ کی عظمت وتقدس کا یہ تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی ذات بابرکات کو ایسی دراندازیوں سے بالکل پاک وصاف تصور کیا جائے۔

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

((مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ، مِنْ سِتَّةٍ وَّأَرْبَعِينَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ)) ❷

”جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا، یقیناً شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن آدمی کا خواب نبوت کے اجزاء میں چھیالیسواں جز ہے۔“

اس مضمون پر مشتمل دیگر کئی احادیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ خواب میں زیارت نبوی ﷺ کی سعادت سے بہرہ مند ہونے والا حقیقت میں رسول اکرم ﷺ کو ہی دیکھتا ہے مگر جب ہم شارحین حدیث کے کلام کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ بعض معقول اور قوی دلائل کی بنیاد پر اس حدیث

❶ فتح الباری، ۱۵/ ۴۷۹۔

❷ صحیح بخاری، باب من رأى النبی ﷺ فی المنام: ۶۹۹۴۔

کے مطلق اور عام معانی مراد لینا درست نہیں، بلکہ (فقد رآنی) کا مفہوم محدثین کے نزدیک بعض شروط وقیود کا پابند ہے۔ ان شروط سے آزاد مفہوم بہت سے علمی اشکالات کو جنم دیتا ہے جس کی زندہ مثال پاکستان کے ایک معروف مذہبی رہنما کا وہ مشہور زمانہ خواب ہے جس میں سرور کونین ﷺ کی طرف منسوب کردہ بعض مضحکہ خیز مطالبات کی لسٹ کا تذکرہ موجود ہے۔ عوام الناس کو خوب بے وقوف بنانے کے بعد اس خواب کی دبے الفاظ میں تردید بھی کی گئی مگر بازار میں ویڈیو اور آڈیو کیسٹز کی موجودگی اس بات کا ناقابل تردید ثبوت ہے اگرچہ موصوف کے کارکناں نے کچھ عرصہ پہلے ان کیسٹوں کو ضبط کرنے کی کاروائی شروع کی تھی اور زبردستی دکانوں سے یہ سٹاک اٹھوالیا گیا تھا مگر بعض لوگوں کے پاس یہ چیزیں اب بھی موجود ہیں۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے جب کوئی آدمی یہ کہتا کہ میں نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی ہے تو وہ اس سے پوچھتے کہ ”جس کو تم نے دیکھا ہے اس کی صفات بیان کرو“ اگر وہ آپ ﷺ کی صفات کے خلاف بات کرتا تو وہ کہتے کہ ”تم نے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا ہے۔“ ❶

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے طرز عمل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ایسا آدمی جس نے نبی کریم ﷺ کو حالت بیداری میں دیکھا ہو۔ (صحابی) وہ اگر خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کا دعویٰ کرتا ہے تو بالاتفاق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس نے واقعتاً آپ ﷺ کو دیکھا کیونکہ وہ آپ کی صورت مبارکہ سے خوب واقف ہے۔

رہا وہ شخص جس نے آپ ﷺ کو حالت بیداری میں تو نہیں دیکھا (غیر صحابی) مگر حالت خواب میں آپ ﷺ اس کو نظر آتے ہیں تو اس شخص کے پاس کون

❶ فتح الباری، ۱۵/ ۴۷۔

سے کسوٹی ہے جس کی بنا پر وہ یقین کر لے کہ واقعی یہ آپ ﷺ ہی ہیں؟ کیونکہ آپ ﷺ کی شکل وصورت سے تو وہ آشنا ہے نہیں۔ یہ بات تو مسلّم ہے کہ ابلیس خواب کے اندر بھی آپ ﷺ کی شکل بنا کر دراندازی نہیں کرسکتا مگر یہ ممکن ہے کہ وہ کسی دوسری شکل میں آ کر یہ باور کرائے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔اس صورت حال میں وہ شخص تو ہرگز دھوکہ نہیں کھا سکتا جو آقائے نامدار ﷺ کو آپ ﷺ کی زندگی میں پہچانتا ہے مگر عام آدمی (غیر صحابی) یقیناً یہ دھوکہ کھا سکتا ہے۔

اس موقع پر حرم مکہ میں پیش آنے والے عجیب وغریب واقعہ کا ذکر ہمارے موقف کے لیے مزید وضاحت کا باعث ہوگا اگرچہ اس واقعہ کا کوئی تحریری ثبوت تو سردست پیش کرنے سے قاصر ہوں مگر اس کی گواہی مدینہ یونیورسٹی کے طلبا، حرم مکہ کے سیکورٹی حکام، اور مصر کے بعض حجاج سے لی جاسکتی ہے۔ دو سال قبل ۱۴۲۴ھ کو حج کے دوران صفا پہاڑی کے قریب سعی کرتے ہوئے ایک حاجی نے دوسرے مصری حاجی کو چھری کا وار کر کے زخمی کر دیا اور دلیل یہ پیش کی کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے خواب میں بتایا ہے کہ ”یہ (زخمی) حاجی دجال ہے اس کو قتل کر دو۔ لہٰذا میں نے اس کے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔“

شاید حملہ کرنے والا، اپنے بھائی سے ناراض ہو کر سو گیا ہو اور اس کی ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شیطان نے مکمل دراندازی کی ورنہ (نعوذ باللہ) نبی کریم ﷺ کسی عام مصری حاجی کے متعلق ایسا حکم قطعاً نہیں دے سکتے۔ الغرض وہ انسان جسے آپ ﷺ کی صورت مبارکہ کی پہچان نہیں خواب میں کوئی صورت دیکھ کر یہ فیصلہ کیسے کرسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہی اس کو نظر آئے ہیں؟ لیکن اگر کوئی ماہر معبر

اور متبحر عالم دین جس کو تعبیر خواب سے متعلقہ تمام علوم پر دسترس حاصل ہے، وہ خواب دیکھنے والے سے بعض سوالات پوچھنے کے بعد فیصلہ دیتا ہے کہ خواب میں نظر آنے والے آپ ﷺ ہی ہیں تو اس کو ایک اچھا اور بہترین خواب قرار دیا جائے گا اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری ہوگی۔ اگر اس میں آپ ﷺ کی طرف سے کوئی اسلام کے مطابق حکم دیا جاتا ہے تو یہ حقیقی خواب ہوگا اور اگر کوئی ایسا حکم ہے جو بظاہر اسلامی تعلیمات سے ٹکراتا ہوا محسوس ہو تو اس کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا کیونکہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے اور امتی کا خواب شرعی طور پر حجت نہیں ہے۔

حصہ دوم

خوابوں کی حقیقت......اختلافات

خوابوں کے متعلق دنیا میں مختلف نظریات پائے جاتے ہیں۔ مسلم اور غیر مسلم مفکرین، علما اور محققین نے اپنی اپنی دسترس کے مطابق اس موضوع پر طبع آزمائی کی ہے، ہم اس موقع پر اہل اسلام کے مختلف نظریات کو پیش کرنے کی اجازت چاہیں گے۔ علما بنیادی طور پر خوابوں کی حقیقت کے متعلق تین گروہوں میں تقسیم ہیں:

1 خواب کی کوئی حقیقت نہیں

پہلا گروہ وہ ہے جو خوابوں کی حقیقت کا یکسر منکر ہے ان کا کہنا ہے کہ خواب محض توہمات، انتشار ذہنی اور لاشعوری احساسات کا نام ہے اس کی حقیقت اس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔

جائزہ

اس نظریہ کی تردید قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کے بکثرت دلائل سے ہوتی ہے۔ ان دونوں مصادر میں کئی مقامات پر خواب اور اس کی تعبیر کا ذکر موجود ہے ان نصوص کی موجودگی میں یہ بات بعید از حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ خواب محض لاشعوری احساسات اور توہمات کا مجموعہ ہے۔ ان دلائل سے اعراض سورج دیکھ کر دن نہ ہونے کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہے۔ دینی تعلیمات سے ادنیٰ سا واسطہ (Touch) رکھنے والا انسان بآسانی اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایسی بات وہی کہہ سکتا ہے جو ہوش وخرد سے عاری اور خود توہمات کی دنیا کا باسی ہو۔

قرآن مجید میں سیدنا یوسف، سیدنا ابراہیم علیہما السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کا تذکرہ موجود ہے اور ان کی تعبیر کا ذکر بھی بڑے احسن پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح کتب احادیث میں خوابوں کے متعلق شرعی رہنمائی اس بات کا واضح ترین ثبوت ہے کہ مذکورہ نظریہ باطل خیالات کا مجموعہ ہے اور حقیقت سے اس کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔

2 خواب شرعی حجت اور علم کی ایک قسم ہے

کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ خواب دیگر شرعی دلائل کی طرح حجت اور قابل اتباع دلیل ہے اور یہ علم یقینی کا فائدہ دیتا ہے۔ یہ گروہ خوابوں پر اس قدر اعتقاد رکھتا ہے کہ اکثر اعمال کی دلیل خوابوں سے ہی لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان حضرات کا عمل اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ وہ خوابوں کے مقابلہ میں کتاب وسنت کے واضح ترین دلائل کو بھی رد کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے۔ ان کی لکھی ہوئی بعض کتب علمی ذخیرہ کی بجائے خوابوں کا جزیرہ محسوس ہوتی ہیں۔

دلائل: خوابوں کو شرعی دلیل اور علم کی ایک قسم کہنے والے علما کے دلائل درج ذیل ہیں:

(ا) خواب وحی کی ایک قسم ہے۔ اس نظریہ کے حاملین خواب کو وحی کی ایک قسم بتاتے ہیں شاید اسی نظریے سے متاثر ہو کر ڈاکٹر غلام قادر لون صاحب فرماتے ہیں:

> ''الہامی مذاہب میں خواب کو وحی کا ایک قابل اعتماد اور مستند ذریعہ کہا گیا ہے۔''[1]

اس دعویٰ کے اثبات میں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ سے استدلال کرنے

[1] ماہنامہ الحق، اگست ۱۹۹۲ء ص۳۸۔

کی کوشش کی جاتی ہے، جیسا کہ یہ دلیل کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ [1]

''ان کے لیے دنیا کی زندگی میں خوش خبری ہے اور آخرت میں بھی، کلام الٰہی کے لیے کوئی تبدیلی نہیں ہے یہی تو بڑی کامیابی ہے۔''

نبی ﷺ کے فرمان اقدس کے مطابق (لھم البشریٰ) سے مراد بہترین اور پسندیدہ خواب ہیں۔ [2]

اسی طرح کئی احادیث بھی دلیل کے طور پہ بیان کی گئی ہیں مثلاً:

((إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُولَ بَعْدِي وَلَا نَبِيَّ بعدی فشقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتُ، فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رؤيا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ، مِنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ)) [3]

''بے شک رسالت اور نبوت تمام ہوگئی، پس میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہیں ہے، لوگوں پر یہ بات بہت گراں گزری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مبشرات تو باقی ہیں، لوگوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ مبشرات کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کا خواب، اور یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔''

اس گروہ کے نزدیک ان دلائل کی بنا پر خواب کو وحی اور علم مفید کا ذریعہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

[1] ۱۰/ یونس: ٦٤۔ [2] جامع ترمذی: باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات، ۲۲۷۲۔

[3] جامع ترمذی: باب ذهبت النبوة وبقيت المبشرات: ۲۲۷۲۔

جائزہ

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (لھم البشریٰ) کی تشریح میں رقم طراز ہیں:

''اس سے مراد نیک خواب ہیں جو مسلمان دیکھتا یا اس کے لیے دوسروں کو دکھائے جائیں۔ یہی قول ابن مسعود، ابو ہریرہ، ابن عباس رضی اللہ عنہم، مجاہد، عروۃ، ابن زبیر، یحییٰ ابن ابی کثیر، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور سلف صالحین سے مروی ہے۔ اور ایک قول یہ بھی کہ اس سے مراد وہ خوشخبری ہے جو مومن کو اس کی موت کے وقت فرشتے دیتے ہیں جن کا ذکر (إِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ...... الخ) میں ہے کہ سچے پکے مومنوں کے پاس فرشتے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم خوف نہ کرو، تم غم نہ کرو تمہیں ہم اس جنت کی خوشخبری سناتے ہیں جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے ہم دنیا وآخرت میں تمہارے کارساز اور والی ہیں۔''

اسی طرح ابوذر رضی اللہ عنہ کے پوچھنے پر آپ ﷺ نے وضاحت کی کہ اس سے مراد یہ ہے کہ انسان جب نیکی کرتا ہے تو دنیا میں اس کی عزت ہوتی ہے یہ دنیوی بشارتیں ہیں۔ [1]

مذکورہ دلائل وتشریحات سے یہ پتہ چلتا ہے کہ:

① (لَهُمُ الْبُشْرٰى) سے مراد نیک لوگوں کے پسندیدہ خواب ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت ہیں۔

② (لھم بشریٰ) سے مراد موت کے وقت نیک بندوں کے لیے تسلی اطمینان اور

[1] تفسیر ابن کثیر: ۲/ ٤٤٤۔

جنت کی خوشخبری ہے۔

③ اس سے مراد اعمال صالح کے عوض نیک نامی ہے۔

اس تناظر میں یہ کہنا کہ خواب وحی کی ایک قسم ہے قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری فقط علامت اور اشارہ کے طور پر ہے یہ نہیں کہ اسے علمی دلیل کی حیثیت دے دی جائے اور قرآن وحدیث کے واضح دلائل کو رد کر دیا جائے۔

(ب) خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے جو دنیا میں باقی ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں اس کی وضاحت ہے۔

((الرُّؤيَا الحَسنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِح جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ أَرْبَعِيْنَ جُزءً ا مِنَ النُّبوةَ)) [1]

"نیک آدمی کا پسندیدہ خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں جز ہے۔"

جائزہ

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ نبوت کے کچھ اجزاء ابھی باقی ہیں بہت مشکل امر ہے۔ اس لیے مذکورہ حدیث کی تشریح اس طرح سے کی گئی ہے۔

1 اگر نبی خواب دیکھتا ہے تو یہ حقیقی طور پر نبوت کا جز ہے اور امتی دیکھتا ہے تو اس کے مجازی معانی مراد ہوں گے۔

2 خطابی کا کہنا ہے کہ اس سے مراد نبیوں کے خوابوں کے موافق خواب دیکھنا ہے نہ

1 صحیح بخاری، باب الرؤیا الصالحین: ٦٩٨٣۔

کہ نبوت کا جز (کچھ حصہ) باقی ہے۔

3 یہ بھی کہا گیا ہے کہ اچھا خواب علم نبوت کا ایک جز ہے نہ کہ نبوت کا۔

4 کچھ علما کا خیال ہے کہ پسندیدہ اور سچا خواب صداقت کے لحاظ سے نبوت کے مشابہ ہے۔

بعض نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کی طرف خواب اور حالت بیداری میں وحی مراد ہے۔ [1]

3 خوابوں کے بارے میں تیسرا اور صحیح نقطۂ نظر

خوابوں کے متعلق تیسرا نظریہ ہمارے ناقص علم کے مطابق حقیقت سے انتہائی قریب ہے۔ افراط وتفریط سے بچتے ہوئے بعض علما نے درمیانی راہ اختیار کی ہے۔ ان کی بیان کردہ تفصیل کے مطابق خوابوں کی دو قسمیں ہیں:

1 انبیا کے خواب

2 عام آدمی کے خواب

① انبیا کے خواب: انبیا کا خواب وحی کی ایک قسم اور قابل اتباع دلیل ہے جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (رُوْيَا الانْبِيَاءِ وَحْيٌ) [2] کہ انبیا کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خواب دیکھ کر بیٹے کی گردن پر چھری رکھ دینا اس کی واضح ترین دلیل ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کے نزول سے قبل آپ ﷺ پر وحی خوابوں کی شکل میں ہی کی جاتی رہی۔ [3]

1 فتح الباری: ١٥/ ٤٥٠۔٤٥١۔ 2 مستدرك على الصحيحين: ٤/ ٤٧٣۔

3 صحيح بخاری باب اول مابدئ به......: ٦٩٨٢۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انبیا کے خواب بخلاف امتی وحی ہوتے ہیں اور وحی ہر قسم کے خلل سے محفوظ ہوتی ہے۔'' [1]

② **عام آدمی کا خواب:** جیسا کہ ہم پہلے وضاحت کر چکے ہیں۔ عام آدمی کے خواب میں سچ اور جھوٹ کا احتمال پایا جاتا ہے۔ خواب سچا ہونے کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری تو ہوتا ہے مگر اس کی تعبیر وتوجیہ کا میدان زیادہ تر اشاراتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''انبیا کے علاوہ عام لوگوں کے خواب میں بعض دفعہ شیطان دراندازی کرتا ہے۔ اور کبھی کبھی شیطان فرشتوں کی شکل بنا کر الٹے سیدھے کاموں کا حکم دیتا ہے۔'' [2]

گویا کہ عام آدمی کے خواب کے متعلق یہ بات کہی جا سکتی ہے اس کے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور حقیقی بھی ہو سکتے ہیں مگر بے شمار خواب شیطان کی طرف سے تکلیف پہنچانے کے لیے دراندازی کے قبیل سے ہوتے ہیں۔ اس لیے عام آدمی کے خواب کو وحی اور مفید علم کا ذریعہ کہنا نامناسب ہوگا۔

انجام خواب اور مختلف تعبیرات کا اثر

خواب کا تعبیر سے گہرا تعلق ہے کچھ لوگ تو اس بات کے قائل ہیں کہ خواب سننے والا پہلا ہی شخص جس طرح تعبیر کرے وہ اسی طرح واقع ہو جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بعض محققین علما نے اس موقف سے اختلاف کیا ہے اور علما کے درمیان اس مسئلہ میں دو مختلف رجحانات پائے جاتے ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں

[1] فتح الباری: ۱۵/ ۴۳۹۔ [2] فتح الباری: ۱۵/ ۴۳۹۔

ایک باب قائم کیا ہے جس کا عنوان کچھ اس طرح ہے بَابُ مَنْ لَمْ یَرَ الرُّؤیا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ یُصِبْ کہ ''اگر تعبیر کرنے والا پہلا شخص غلط تعبیر کر دے تو اس کا خواب سے کوئی تعلق نہ ہوگا'' ہاں یہ الگ بات ہے کہ پہلا تعبیر کرنے والا بالکل صحیح تعبیر کرے تو پھر یہ بات کہنا ممکن ہے کہ وہ پہلے آدمی کی بیان کردہ تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کی تعبیر میں غلطی ہے تو یہ بات کہنا صحیح نہیں ہے۔ امام صاحب اپنے مؤقف کے استدلال کے لیے مندرجہ ذیل حدیث ذکر کرتے ہیں۔

''ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا میں نے رات کو خواب دیکھا کہ بادل کے ایک ٹکڑے سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے۔ لوگ دونوں ہاتھوں سے اس سے حاصل کر رہے ہیں، بعض تھوڑا اور بعض زیادہ لے رہے ہیں، اتنے میں ایک رسی نمودار ہوئی جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ پہلے آپ اس رسی پر چڑھے پھر دوسرے آدمی نے رسی پکڑی اور اوپر چڑھ گیا پھر تیسرے نے رسی پکڑی اور اوپر چڑھا۔ جب چوتھا شخص اس کو تھام کر اوپر چڑھنے لگا تو وہ ٹوٹ گئی، اس کے بعد وہ دوبارہ جڑ گئی، جس سے چوتھا بھی چڑھ گیا۔ یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے اس کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھا بیان کرو'' انہوں نے تعبیر شروع کی کہنے لگے بادل کا ٹکڑا اسلام ہے۔ شہد اور گھی سے مراد قرآن مجید اور اس کی حلاوت ہے۔ کوئی شخص زیادہ قرآن سیکھتا ہے اور کوئی کم، رسی صراط مستقیم (سیدھا راستہ) ہے جس پر سب سے پہلے آپ قائم ہوئے ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ جل شانہ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ پھر کوئی اور شخص اس رستہ کو چلائے گا۔ پھر تیسرا آدمی اس پر

قائم ہوگا پھر چوتھا آدمی اس پر چلے گا تو کچھ انقطاع آئے گا (خلافت میں) پھر دوبارہ یہ معاملہ جڑ جائے گا اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں چلا جائے گا۔ اے اللہ کے رسول ﷺ فرمایئے میں نے تعبیر صحیح کی ہے یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تو نے کچھ صحیح اور کچھ غلط کی ہے'' وہ عرض کرنے لگے اللہ کی قسم بتلایئے میں نے کہاں کہاں غلطی کی ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابوبکر رضی اللہ عنہ) تم قسم مت کھاؤ۔ [1]

اس حدیث سے پتہ چلا کہ ضروری نہیں خواب پہلی تعبیر کے مطابق واقع ہو جائے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کی تشریح میں اسی بات کی طرف میلان کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

''ایک حدیث میں یہ الفاظ ملتے ہیں (والرویا لأول عابر) کہ خواب پہلے معبر کی تعبیر کے مطابق واقع ہوتا ہے) اس سے مراد یہ ہے کہ جب پہلا معبر علم تعبیر میں مہارت رکھنے والا ہو اور اس کی تعبیر بالکل صحیح ہو ورنہ اس کے بعد جو شخص صحیح تعبیر کرے گا اس کے مطابق خواب واقع ہوگا۔ انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حدیث اس لیے ذکر کی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تعبیر تو کر دی مگر اس میں کچھ غلطی تھی جس کی وضاحت آپ ﷺ نے فرما دی البتہ علما کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ خواب معلق ہوتا ہے اور جونہی تعبیر کی جاتی ہے وہ واقع ہو جاتا ہے گویا کہ پہلی تعبیر ہی موثر ہے۔ ان علما کی دلیل وہ حدیث ہے جس میں خواب اور اس کی تعبیر کو پرندے کے پاؤں اٹھانے سے تشبیہ دی گئی ہے جب کہ علما کا دوسرا گروہ اس حدیث کو ضعیف کہتا ہے۔

خواب اور میدان تعبیر کے متعلق ایک علمی مباحثہ کا خلاصہ

[1] صحیح بخاری: کتاب التعبیر، باب من لم یر الرؤیا لأول عابر، ٧٠٤٦۔

لفظ تعبیر خصوصی طور پر خواب کی تشریح اور توجیہ بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

تعبیر کے لغوی معانی ''تجاوز کرنا'' ہے۔ اور اس کا عام مفہوم یہ ہے کہ ''ایک خاص اور ظاہری حالت کے پیش نظر پوشیدہ حالت کو واضح کرنا یا پھر مشاہدہ کی بنا پر عدم مشاہدہ تک رسائی حاصل کرنا۔'' [1]

اس تعریف سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعبیر سے مراد ایسی حالت کا انکشاف ہے جو پوشیدہ ہوتی ہے۔

اس مسئلہ کی صحیح ترین توجیہ کے لیے مناسب یہ ہے کہ قارئین کی خدمت میں ماہنامہ محدث کی رپورٹ عرض کی جائے جو مختلف مکتبہ فکر کے کئی علما کے افکار کا مجموعہ ہے اور یہ باقاعدہ ایک مباحثہ کے بعد تیاری کی گئی ہے۔

اس عنوان کو تین مختلف مباحث میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1 غیبی امور کی وضاحت

دین اسلام میں عقائد کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور عقائد کا اکثر و بیشتر حصہ غیبی اُمور پر ایمان سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، جنت و جہنم، پل صراط وغیرہ پر ایمان۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جن کی تفصیل اور تشریح اپنے علم اور تجربہ کی بنیاد پر نہیں کی جا سکتی ہے۔ محدث کی عبارت ملاحظہ ہو:

''مابعد الطبعاتی (غیبی) امور کے بارے میں بذریعہ وحی (قرآن وحدیث) حاصل ہونے والی خبروں کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ سلف کا موقف معروف ہے کہ:

[1] فتح الباری: ١٥/ ٤٣٧۔

وہ نہ تو فوضویہ کی طرح ایسی خبروں کی عام تفہیم وتشریح سے گریز کرتے ہیں اور نہ ہی ایسی تفسیر وتاویل گوارا کرتے ہیں جس سے ان کی حقیقت کا تعطل لازم آئے۔ برزخی امور کے علاوہ جنت ودوزخ اور اسماء وصفات الٰہی (غیبی امور) میں ان کا موقف یہی ہے جیسا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے عرش پر مستوی ہونے کے متعلق سوال ہوا تو انہوں نے جواب دیا:

(الْكَيْفُ غَيْرُ مَعْقُوْلٍ، وَالْاِسْتَوَاءُ غَيْرُ مَجْهُوْلٍ وَالْإِيْمَانُ بِهِ وَاجِبٌ وَالسُّوَالُ عَنْهُ بِدْعَةٌ)

”اللہ کا استواء علی العرش تو ثابت ہے مگر استواء کی کیفیت نامعلوم ہے چنانچہ استواء علی العرش پر ایمان لانا ضروری ہے جبکہ اس کی کیفیت کے بارے میں سوال کرنا بھی بدعت ہے۔“ [1]

مندرجہ بالا وضاحت سے معلوم ہوتا ہے۔ ایسے غیبی امور کا تعلق خواب اور تعبیر سے ہرگز نہیں ہے۔ ان امور کی وضاحت خواب کی تعبیر کے ذریعے کرنے کی کوشش فقط سعی لاحاصل ہے۔

2 پیشین گوئیاں

پیشین گوئی سے مراد ایسی خبر ہے جو غیب سے تعلق رکھتی ہے اور پیشین گو بغیر کسی مادی وسائل کے اس کی خبر دیتا ہے۔ یہ خبر کبھی نبی ﷺ کی طرف سے ہوتی ہے اور کبھی امتی کی طرف سے۔ نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئیوں کے بارے میں محدث کی وضاحت ملاحظہ ہو:

”جو پیشین گوئیاں دنیا میں پیش آنے والے واقعات سے متعلق ہیں وہ

[1] ماہنامہ ”محدث“ مئی ۲۰۰۳ء۔

صادق المصدوق رسول کریم ﷺ کی طرف سے عام خبروں کی قبیل سے ہوتی ہیں اگرچہ وہ بہت بعد میں ہی ظاہر کیوں نہ ہوں۔ یہ پہلی امتوں کی خبروں کی طرح ہی ہیں اور سائنسی معمولات کے پیش نظر ان کی توجیہ وتعبیر ممکن ہے۔ ان میں نہ ہی کیفیت اور تفصیل سے اجتناب ضروری ہے اور نہ ہی خوابوں کی طرح اشاراتی انداز اپنانا مناسب ہے۔“

پیشین گوئیوں کے متعلق مذاکرہ میں شریک علماء کرام کی بات کا خلاصہ تقریباً یہی ہے کہ:

”نبی اکرم ﷺ کی پیشین گوئیاں مبنی برحق اور واقع ہونے والی ہیں اور ان کی تعبیر وتوجیہ میں حد درجہ احتیاط ملحوظ خاطر رکھی جائے تاوقتیکہ وہ حتمی طور پر سامنے آجائیں۔ بعض دفعہ جب پیش گوئی کا ظاہری حالات میں پورا ہونا ممکن نظر نہیں آتا تو اسے عقلی طور پر قابل قبول بنانے کے لیے تاویل کا سہارا لینا مناسب سمجھا جاتا ہے جو ایک غیر ضروری محنت ہے۔ پیش گوئیوں کی تعیین کے بارے میں بعض دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی اختلاف رہا ہے مثلاً بعض صحابہ ابن صیاد کو دجال سمجھتے تھے۔“ [1]

3 خواب

تعبیر خوابوں سے تعلق رکھتی ہے۔ مابعد الطبعیاتی امور میں سے ایک خاص صورت خواب کی بھی ہے جو سچا ہونے پر وحی الٰہی کے مشابہ ہوتا ہے لیکن اس کی تعبیر وتوجیہ کا میدان زیادہ تر اشاراتی ہے۔ [2]

خواب اور تعبیر

[1] دیکھئے: ماہنامہ 'محدث' مئی ۲۰۰۳ء۔ [2] ماہنامہ محدث، مئی 2003ء۔

خواب کی تعبیر کے حوالے سے ہم اس کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

(أ) انبیا علیہم السلام کی تعبیر: انبیا علیہم السلام کی بیان کردہ خواب کی تعبیر وحی کا درجہ رکھتی ہے کیونکہ اگر وہ تعبیر صحیح ہو تو من وعن واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس میں غلطی کا امکان ہو تو اس کو مالک کائنات کی طرف سے درست کر دیا جاتا ہے۔ ہم اپنی بات کو مندرجہ ذیل دلائل سے مزین کر سکتے ہیں:

4 سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا خواب

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے خواب میں دیکھا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں۔ اس کی تعبیر انہوں نے یہ کی کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے میری سب سے زیادہ پسندیدہ چیز طلب کر رہے ہیں اور وہ میرا بیٹا ہی ہے، اس لیے اس تعبیر کے پیش نظر وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ سعادت مند بیٹے نے بھی یہ اعتراض نہیں کیا کہ فقط خواب کی بنیاد پر آپ میرے حلق پر چھری چلانا چاہتے ہیں بلکہ باپ کی اس توجیہ کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے عظیم باپ اور سعادت مند بیٹے کے اس عمل کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے۔

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّيْٓ أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّيْٓ أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ؕ قَالَ يٰٓأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ فَلَمَّآ أَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ○ وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يّٰٓإِبْرٰهِيْمُ ○ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ○﴾ [1]

''پھر جب وہ (بچہ) اتنی عمر کو پہنچا کہ اس کے ساتھ چلے پھرے تو اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا میرے پیارے بچے! میں خواب میں اپنے آپ

[1] ۳۷/ الصافات: ۱۰۲، ۱۰۵۔

کو تجھے ذبح کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ اب تو بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ ابا! جو حکم ہوا ہے اسے بجا لائیے ان شاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ غرض جب دونوں مطیع ہو گئے اور اس (باپ) نے اس کو (بیٹے کو) پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تو ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے اپنا خواب کو سچ کر دکھایا۔ بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں۔''

سیدنا یوسف علیہ السلام کی تعبیر

معروف قرآنی قصہ ہے کہ جب عزیز مصر نے خواب میں دیکھا کہ سات دبلی پتلی گائیں فربہ اور صحت مند گائیوں کو کھا رہی ہیں اور سات بالیاں ہری اور سات خشک نظر آ رہی ہیں۔ تو اس نے درباریوں سے کہا کہ اس خواب کی تعبیر کون بتائے گا؟ ان کا متفقہ فیصلہ تھا کہ یہ خواب پراگندہ خیالات کا مجموعہ ہے اس کی تعبیر ممکن نہیں ہے۔ مگر سیدنا یوسف علیہ السلام کی بیرک میں قید رہنے والا شخص بول اٹھا کہ اگر تم مجھے جانے کی اجازت دو تو میں اس کی تعبیر پوچھ کر بتلا سکتا ہوں۔ اس کے استفسار پر سیدنا یوسف علیہ السلام نے فرمایا:

''تم سات سال تک پے در پے لگا تار حسب عادت غلہ بویا کرنا اور فصل کاٹ کر اسے بالیوں سمیت ہی رہنے دینا سوائے اپنے کھانے کی تھوڑی سی مقدار کے اس کے بعد سات سال نہایت سخت قحط کے آئیں گے وہ اس غلے کو کھا جائیں گے جو تم ان کے لیے ذخیرہ رکھ چھوڑا تھا۔ سوائے اس تھوڑے سے کے جو تم روک رکھتے ہو۔ اس کے بعد جو سال آئے گا

اس میں لوگوں پر خوب بارش برسائی جائے گی اور اس میں (شیرۂ انگور بھی) خوب خوب نچوڑیں گے۔" [1]

اسی طرح یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے دو مختلف شخصوں کو فرمایا تھا:

﴿يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ﴾ [2]

"اے میرے قید خانے کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلانے پر مقرر ہو جائے گا لیکن دوسرا سولی پر چڑھایا جائے گا اور پرندے اس کا سر نوچ نوچ کھائیں گے تم دونوں جس کے بارے میں تحقیق کر رہے تھے اس کام کا فیصلہ کر دیا گیا۔"

نبی کریم ﷺ نے عمرہ کے متعلق خواب کی تعبیر عمرہ کرنے سے کی وہ پوری ہوئی گویا یہ بات واضح ہے انبیا کی تعبیر وحی کا درجہ رکھتی ہے اور وہ بہرحال وقوع پذیر ہوتی ہے۔ اگر اس میں غلطی کا کوئی امکان ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے جس کی مثال درج ذیل ہے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:

"میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے کھجوروں والی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں۔ میرے خیال کے مطابق یہ (سرزمین) یمامہ یا ہجر تھی۔ مگر یہ تو مدینہ (یثرب) کا علاقہ تھا۔" [3]

رسول اکرم ﷺ نے اس سرزمین کو یمامہ یا ہجر گمان کیا مگر اللہ تعالیٰ نے مدینہ کی

[1] ١٢/ يوسف: ٤٧، ٤٩۔ [2] ١٢/ يوسف: ٤١۔

[3] صحيح مسلم: كتاب الرؤيا: ٥٩٣٤۔

طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔

(ب) علما کی تعبیر: وہ عالم جو تعبیر کا ماہر اور علم تعبیر پر مکمل دسترس رکھتا ہو اس کی تعبیر کو ہم اجتہاد کا نام دے سکتے ہیں جن میں صحیح اور غلط دونوں کا احتمال ہوتا ہے۔ کیونکہ مجتہد مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے علم کے لحاظ سے کوشش کرتا ہے۔ اس میں درستگی اور غلطی دونوں کا احتمال پایا جاتا ہے۔

ائمہ مساجد، علما اور خواب کی تعبیر

ائمہ مساجد کے لیے مستحب ہے کہ وہ علم تعبیر سے واقفیت حاصل کریں اور اگر وہ تعبیر کے فن سے واقف ہیں تو صبح کی نماز کے بعد لوگوں سے خواب سننا اور مناسب تعبیر کرنا ایک مستحسن فعل ہے۔ علم تعبیر لوگوں کو نیکی کی طرف بلانے اور برائی سے روکنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے بشرطیکہ خواب کی تعبیر کرنے والا اس کے تمام اصول وضوابط سے خوب واقف ہو۔

نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہوتے تو لوگوں سے ان کے خوابوں کے متعلق دریافت فرماتے اور مناسب حال تعبیر فرماتے۔ [1]

تعبیر کس سے کروائی جائے

دیگر علوم کی طرح علم تعبیر بھی کئی اصول وضوابط کا پابند ہے۔ ایک کامیاب معبر وہی ہے جو تعبیر کے تمام لوازمات سے متصف ہو، اس کے آداب کا خیال رکھے اور اس کے پاس کم سے کم وقت میں نتیجہ تک پہنچنے کی صلاحیت موجود ہو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کیا ہر شخص خواب کی تعبیر بتا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

"کیا نبوت کے ساتھ مذاق ہوگا اور کہنے لگے: خواب نبوت کا جز ہے

[1] صحيح مسلم: كتاب الرؤيا: ٥٩٣٧۔

اس کے ساتھ کھیلا نہ جائے۔'' [1]

خواب چونکہ مستقبل کے لیے اشارہ اور علامت کا درجہ رکھتا ہے بشرطیکہ وہ شیطان کی در اندازی اور نفسانی خیالات کا مجموعہ نہ ہو، اس لیے اس کی تعبیر ایسے عالم سے کرائی جائے جو اس مسئلہ کی نزاکت سے خوب واقف ہو اور ایک ماہر معبر کی تمام صفات اس میں موجود ہوں۔

ہم اپنی بحث کو درج ذیل چند نکات میں ذکر کرنا مناسب خیال کرتے ہیں۔

① خواب تین طرح کے ہوتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی طرف سے، شیطان کی در اندازی اور نفسانی پراگندہ خیالات۔

② بہترین آدمی کا پسندیدہ خواب غیر معمولی اہمیت کا حامل ہوتا ہے جبکہ ہر اچھا برا خواب اس درجہ کو نہیں پہنچ سکتا ہے۔

③ اچھے خواب کے آداب یہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد، فرحت وخوشی کا اظہار اور دوست، خیر خواہ کو بیان کیا جائے۔

④ راست گوئی، حلال روزی اور نیکیوں کی رغبت اچھے خواب کے اسباب ہیں۔

⑤ بُرا خواب آئے تو تین دفعہ بائیں طرف تھوکا جائے۔ پہلو بدل لیا جائے، کسی کو بیان نہ کیا جائے اور دو رکعت نماز کا اہتمام کیا جائے۔

⑥ حرام کمائی، دروغ گوئی اور گناہوں کا ارتکاب برے خواب کے اسباب ہیں۔

⑦ خواب کا انجام صحیح ترین تعبیر کے مطابق ہی ہوتا ہے۔

⑧ خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھنا محال معلوم ہوتا ہے۔

⑨ نبی ﷺ کی صورت مبارکہ سے مکمل طور پر یقینی علم رکھنے والا تو یہ دعویٰ کر سکتا

[1] فتح الباري: ١٥/ ٤٥٠۔

ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی ہی زیارت کی ہے ہر عام وخاص کے لیے یہ دعویٰ تسلیم کرنا بہر حال مشکل ہے۔

⑩ خواب کو شرعی دلیل کے طور پر قابل اعتماد ذریعہ سمجھنا بالکل غلط اور اس کا سرے سے انکار جہالت کی علامت ہے جبکہ اس کو اشاراتی اور علاماتی رہنمائی قرار دینا صحیح اور اعتدال کی راہ ہے۔

⑪ انبیا کے خواب اور تعبیر دونوں سچے اور قابل اتباع ہیں جبکہ علما اور عام آدمی کے خواب اور تعبیر کو یہ درجہ حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ کہ کسی ماہر معبر سے ہی تعبیر کروانا انسان کے لیے سود مند ہے۔

⑫ بعض خوابوں کی تعبیر برعکس ہوتی ہے۔ اور بعض کی تعبیر ویسے ہی نہیں کی جاتی۔

واللہ اعلم